غیر ملکی طلبہ کی ملک بدری کا حکومتی فیصلہ
اور اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کا موقف

۳۱ دسمبر ۲۰۰۵ء کو جامعہ بنوریہ، کراچی میں منعقدہ پریس کانفرنس سے
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس قاری محمد حنیف جالندھری کا خطاب

محترم صحافی حضرات!

ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی اپنا صحافتی کردار ادا کرنے میں پیش پیش ہیں۔ آج آپ حضرات کو تکلیف دینے کا مقصد جس سے آپ حضرات بخوبی واقف ہیں مدارس کے خلاف حکومتی اقدامات ہیں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ۷ جولائی ۲۰۰۵ء کے بعد سے پوری دنیا کی پالیسیوں سے درکنار ہماری حکومت نے اپنے ہی ملک میں بے چینی اور اضطراب کی سی کیفیت پیدا کی، کبھی مدارس کو دہشت گردی کا اڈا کہا گیا، کبھی مدارس کو خطرہ، کبھی نصاب پر اعتراض تو کبھی طریقہ تعلیم پر، کبھی انٹر مدارس بورڈ بنانے کی تجویز، کبھی مدارس کی اسناد کو کالعدم قرار دینا تو کبھی رجسٹریشن کا مسئلہ تو کبھی غیر ملکی طلباء کا، غرضیکہ ہر ممکن کوشش کی گئی کہ مدارس کا مورال نیچے آجائے، اس میں پڑھنے والے طلباء بدظن ہو کر دینی تعلیم حاصل کرنا چھوڑ دیں مدارس کا رُخ کرنا چھوڑ دیں۔ آپ بخوبی واقف ہیں کہ ۷ جولائی ۲۰۰۵ء کے حملے سے مدارس کا کوئی تعلق نہیں اور برطانیہ کے کئی ذمہ دار بھی اس کا اعلان کر چکے ہیں۔

اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ نے حکومت کے سرکردہ رہنماؤں سے رابطے کیے، مذاکرات کیے بہت سی باتیں ہوئیں، بالخصوص دو امور زیرِ غور آئے۔

❶ مدارس رجسٹریشن ❷ غیر ملکی طلباء کا جبری انخلاء

رجسٹریشن کے سلسلے میں وفاقی وزیر مذہبی امور جناب اعجاز الحق صاحب اور سیکریٹری مذہبی امور جناب وکیل احمد صاحب سے بھی بارہا مذاکرات ہوئے۔ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ رجسٹریشن پر آمادہ ہوئی، اعلان ہو گیا پھر حکومت نے اس میں کچھ ایسی باتوں کا اضافہ کیا جس کا ذکر مذاکرات میں نہیں ہوا تھا، مثلاً مدارس کے آمدنی کے ذرائع اور ڈونیشن دینے والوں کے نام اور آڈٹ رپورٹ، علماء نے اضافہ دیکھتے ہی رجسٹریشن سے انکار کر دیا، پھر مذاکرات کیے گئے اور رجسٹریشن کے مسئلے کو باہمی افہام و تفہیم سے طے کیا۔ علماء سے جب بھی مذاکرات ہوئے علماء نے تعاون کیا اور مسائل کو الجھانے کی بجائے سلجھانے کی کوشش کی گئی۔

لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ رجسٹریشن مذاکرات کے حل کے موقع پر اتحاد تنظیمات کی طرف سے یہ مطالبہ کیا

گیا تھا کہ غیر ملکی طلباء کے انخلاء کا فیصلہ واپس لے لیا جائے۔ اس وقت ارباب حل عقد نے کوئی انکار نہیں کیا۔ اگلے دن رجسٹریشن کے مسئلے کے حل کی خبریں پرنٹ والیکٹرانکس میڈیا پر جاری ہونے کے ساتھ ہی غیر ملکی طلباء کے ایشو کو اُٹھایا گیا اور زور وشور سے اُٹھایا گیا، میں نے بہت سے ذمہ داروں سے بات چیت کی اور یاد دہانی کرائی کہ اس ایشو کو کیوں اُٹھایا جارہا ہے۔

اور آناً فاناً پنجاب کے مدارس کے ذمہ داروں کو تنگ کرنا شروع کردیا گیا، راولپنڈی، حضرو، تلہ گنگ، میں طلباء اساتذہ اور مہتممین کو گرفتار کیا گیا۔ ہم نے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی سے بات چیت کر کے ڈیڑھ بجے رات علماء اور طلباء کو آزاد کرایا۔ اس کے بعد دو یوم سے سندھ کے مدارس کے ذمہ داروں کو پہلے ٹیلی فون کے ذریعہ اور پھر باقاعدہ لیٹر بھیج کر ان پر نفسیاتی پریشر ڈالا گیا اور طلباء میں بے اعتمادی کی کیفیت پیدا کی گئی، دار العلوم حسینیہ شہداد پور کے مہتمم وطلباء کو حراساں کیا جارہا ہے اور وہاں اسپیشل برانچ کے اہلکار جمعہ کے روز چھٹی ہونے کے باوجود اساتذہ وطلباء پر مسلسل پریشر ڈال رہے ہیں اور مورخہ ۲۹ دسمبر ۲۰۰۵ء کو بعد نماز مغرب الجامعة البنوريه العالمية میں اسپیشل برانچ کے اہلکار بنفس نفیس ایک لیٹر ریسیو کرا کے گئے ہیں جس کی کاپی آپ حضرات کو فراہم کردی گئی ہے۔

اور اس پر مستزاد یہ کہ مورخہ ۲۹ دسمبر ۲۰۰۵ء کو ہوم سیکریٹری سندھ کی جانب سے خبر جاری ہوئی کہ سندھ بھر کے ملکی طلباء کے ویزے منسوخ کردیئے گئے ہیں اور انہیں ۳۱ دسمبر ۲۰۰۵ء تک جبراً نکالا جائے گا۔

سوال یہ ہے کہ ان مدارس کے غیر ملکی طلباء نے ایسا کون سا جرم کیا ہے جو انہیں سزا دی جارہی ہے۔ میں میڈیا کے ذریعہ اپنی حکومت کے ذمہ داروں تک یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ غیر ملکی طلباء کے جبری انخلاء کا فیصلہ غیر قانونی، غیر آئینی، غیر اخلاقی اور غیر شرعی ہے۔ پاکستان کے مفادات اور پاکستان کے وقار کے خلاف ہے اور یہ علم دشمنی کے مترادف ہے اور انسانی بنیادی حقوق کے خلاف ہے، اقوام متحدہ کے چارٹر کے خلاف ہے، پاکستان پوری دنیا میں اپنے رضا کار سفیروں سے محروم ہوگا اور انڈیا کو اسلامی علوم کے مرکز کے طور پر دنیا میں پیش کیا جائے گا اور انڈیا نے پیشکش بھی کی ہے کہ ہم ایسے طلباء کو ویزے دیں گے اور اس پالیسی سے پاکستان کو نقصان اور انڈیا کو فائدہ ہوگا۔

اور پاکستان کے دینی مدارس جو عالمی خدمات انجام دینے کے ساتھ ساتھ اپنا کردار ادا کر رہے ہیں یہاں سے علماء تیار کر کے یورپ، امریکہ، برطانیہ اور اسلامی ملکوں کو تیار کر کے دیتے ہیں۔ پاکستان کو اور پاکستانی مدارس کو اس عالمی کردار سے محروم کیا جارہا ہے اور یہ ایک سازش ہے پہلے عالمی کردار کو ختم کیا جائے گا، پھر اس کے بعد قومی کردار سے مدارس کو محروم کرنے کی کوششیں ہوں گی۔ اس لیے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ حکومت کا یہ فیصلہ صحیح نہیں، دانشمندانہ نہیں بلکہ انتہاء پسندانہ ہے اور یہ فیصلہ صدر صاحب کے فلسفۂ روشن خیالی کے بھی خلاف ہے، یہ ایک تاریک خیالی اور تنگ نظری ہے اور یہ مدارس کے خلاف ایک طرح کے منصوبہ کا آغاز ہے اس لیے ہم نے اپنے غیر ملکی طلباء کو جانے کے لیے نہ پہلے کہا نہ اب کہیں گے نہ ہی ان کا انخلاء کیا جائے گا۔ اس لیے حکومت کو چاہیے کہ وہ ۳۱ دسمبر ۲۰۰۵ء کی ڈیڈ لائن

واپس لے۔

ڈیڈلائن کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں سندھ میں ہوم سیکریٹری نے ۳۱ دسمبر ۲۰۰۵ء کی ڈیڈلائن دی اور جبری انخلاء پر مصر ہیں، دوسری طرف فیڈرل منسٹر جناب آفتاب احمد شیرپاؤ کا کہنا ہے کہ ہم نے کوئی ڈیڈلائن نہیں دی اور جب ان سے سوال کیا گیا کہ جو طلباء تعلیم حاصل کررہے ہیں کم ازکم ان کو اپنی تعلیم مکمل کرنے کی اجازت دی جائے، ان کا جواب تھا کہ ہم سے کسی نے اس قسم کی درخواست نہیں کی، اگر درخواست آگئی تو غور کرلیا جائے گا۔ جب کہ ہوم سیکریٹری سندھ کا کہنا یہ ہے کہ یہ آرڈر اُوپر سے آئے ہیں، اُوپر والے کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی ڈیڈلائن نہیں دی۔

محترم صحافی حضرات!

پاکستان کے لیے یہ ایک اعزاز کی بات ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی اعلیٰ تعلیم کے لیے طلباء یورپ اور دیگر ممالک کا سفر کرتے ہیں اس لیے کہ ہمارے ہاں اعلیٰ تعلیم کا انتظام نہیں ہم اس میدان میں بہت پیچھے ہیں جب کہ دینی اور اسلامی تعلیمات کے لیے دنیا جہاں سے لوگ پاکستان کا رُخ کرتے ہیں اس لیے کہ دینی مدارس نے اپنے میدان میں محنت کی ہے اور اپنی تعلیم کو اس پایہ کا بنایا ہے کہ دنیا کی نظریں حیران ہیں اور پاکستان دنیا سے ہر چیز مانگتا ہے۔ یہ دینی مدارس کی بدولت اسلامی تعلیمات کا معیار ایسا ہے جو پاکستان مانگتا نہیں بلکہ دیتا ہے اور یہ پاکستان کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے اور اس طرح جب کہ پاکستان میں دیگر عصری تعلیمی اداروں، یونی ورسٹیوں اور کالجوں میں جہاں اعلیٰ تعلیم موجود نہیں ہمارے لوگ باہر جاتے ہیں، وہاں تو غیر ملکی طلباء پڑھ سکتے ہیں ان پر کوئی پابندی نہیں تو پھر مدارس پر پابندی کیوں؟ غیر ملکی طلباء مدارس میں کیوں نہیں پڑھ سکتے؟ جب کہ یہاں اعلیٰ تعلیم کا انتظام بھی ہے اور ان طلباء کے پاس مکمل قانونی دستاویزات ہیں اور کسی قسم کی قانون کی خلاف ورزی نہیں کی، کسی قسم کا مقدمہ ان کے خلاف کسی تھانے میں نہیں ہے، باقاعدہ ان کے پاس ویزے ہیں اور انھوں نے اپنی حکومتوں سے N.O.C. لے رکھی ہے اور چار دن پہلے تک وزارت داخلہ نے ان کے ویزوں میں توسیع کی ہے اور پھر یہ کہنا کہ ان کو نکال دیا جائے اور ان کے ویزے کینسل کردیے جائیں اور ہوم سیکریٹری سندھ نے جو ویزے کینسل کیے ہیں یہ اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے، ایسی کوئی ہدایت مرکزی حکومت نے یا وزارت داخلہ نے ان کو نہیں دی، باقی تین صوبوں کے اندر ویزے کینسل نہیں کیے گئے اور گذشتہ روز وزیر داخلہ آفتاب احمد خان شیرپاؤ سے پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ ہم نے کوئی ایسی ہدایات جاری نہیں کیں تو پھر ہوم سیکریٹری سندھ نے ایسا کیوں کیا میں سپریم کورٹ اور سندھ ہائی کورٹ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ازخود اس کا قانونی نوٹس لے اور ہوم سیکریٹری سندھ کو بے مہار ہونے سے روکے۔

اور اس کے علاوہ دینی مدارس کی اسناد کو غیر معتبر قرار دیا جارہا ہے دراصل یہ دینی مدارس کی تعلیم کی عظمت کو اور قرآن وحدیث کی عظمت کو ختم کرنے کے لیے ہیں، مدارس کی اسناد کو غیر معتبر اور بے بنیاد قرار دیا جارہا ہے اور طرح طرح کی شرطیں لگائی جارہی ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ عوامی نمائندگی کے لیے مطالعہ پاکستان اور انگریزی کی شرطیں بلاجواز ہیں اس

لیے کہ سرکاری ملازمت کے لیے تو آپ علماء پر انگریزی اور مطالعہ پاکستان کی شرط لگا سکتے ہیں، پارلیمنٹ یا انتخابات یہ تو عوامی نمائندگی کے لیے ہیں ان میں شرائط کی ضرورت نہیں یہ صرف تو مدارس اور دینی علوم کو نیچا دکھانے کی کوشش ہے۔

مطالبات:

❶ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ۳۱ دسمبر ۲۰۰۵ء کی ڈیڈلائن کے خاتمہ کا فوری اعلان کرے۔ ❷ حکومت غیر ملکی طلباء کے انخلاء کا فیصلہ واپس لے اور نئے آنے والے طلباء کے لیے ویزے میں سہولت دے۔ ❸ حکومت کو اس سلسلے میں اگر تحفظات ہوں تو وہ رجسٹریشن کی طرح اس مسئلے پر بھی مذاکرات کی میز پر بیٹھے۔ ❹ حکومت ہوم سیکرٹری سندھ سے اپنے اختیارات سے تجاوز کرنے پر باز پرس کرے۔ ❺ غیر ملکی طلباء کے جبری انخلاء کا فیصلہ واپس لیا جائے۔

اس سلسلے میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان نے مورخہ یکم جنوری ۲۰۰۶ء بروز اتوار اسلام آباد میں ملک گیر کنونشن کا انعقاد کیا ہے جس میں پاکستان کی تمام سیاسی، مذہبی تنظیموں کے قائدین، متحدہ مجلس عمل پاکستان کے قائدین، اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے قائدین اور مدارس کے مہتممین شرکت کر رہے ہیں۔ اس کنونشن میں آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔ اگر حکومت سنجیدہ نہیں ہوتی تو ملک گیر احتجاج اور عدلیہ سے انصاف طلب کیا جائے گا۔

مہتمم حضرات، پرنسپل صاحبان اور اساتذۂ کرام کے لئے خوش خبری

★ ہر مہتمم اور استاد کی کوشش اور دعا ہوتی ہے کہ اس کے ادارہ کے طلبہ وطالبات اپنا وقت قیمتی بنائیں اور مطالعہ، تکرار، ہوم ورک، واجب المنزل اہتمام سے کریں۔ اس مقصد کے لئے ایک بہترین کتاب **مطالعہ کی اہمیت** تیار کی گئی ہے، جس کے بارے میں حضرت مفتی نظام الدین شہید رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:
"ان شاء اللہ اس کتاب کو پڑھ کر اساتذہ وطلباء کو مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔ بندہ علماء کرام و طالبان علم سے خصوصی درخواست کرتا ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ ایک بار ضرور کریں، اگرچہ کتاب اس کی مستحق ہے کہ اس کا مطالعہ بار بار کیا جائے۔"

★ اسی طرح طلبہ کو اپنے اسلاف اور اکابر کے واقعات بتلا کر ان کے اندر صفاتِ حمیدہ پیدا کرنے کی خواہش ہر مہتمم اور استاد کی ہوتی ہے اس کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے واقعات کو **صحابہؓ کے واقعات** اور **تابعینؒ کے واقعات** کے نام سے نہایت ہی آسان اردو میں اور دل نشین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ دونوں کتابیں بھی ان شاء اللہ طلبہ وطالبات کی تربیت کے لئے مفید رہیں گی۔

ملنے کا پتہ: اسٹاکسٹ مکتبہ بیت العلم G-30 اسٹوڈنٹ بازار، اردو بازار کراچی۔
ناشر دار الھدیٰ ۔ فون: 2726509، موبائل: 03008213802

یہ تمام کتابیں ہم سے براہ راست طلب فرمائیں
یا
کسی بھی معیاری کتب خانہ سے رجوع فرمائیں